[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمی

سی۔ کے۔ لوکیش

بنام

پی۔ ای۔ پانڈورنگا نائیڈو

20 ستمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر 5 قاعدہ 20اے، آرڈر 9 قاعدہ 13–حق کے استقرار اور حکم امتناع کے لیے مقدمہ جس میں اپیل کنندہ کو مقدمے کی جائیداد میں مداخلت کرنے سے روکا جائے– ذاتی خدمت اپیل کنندہ پر اثر انداز نہیں ہوئی– عدالت کی طرف سے ہدایت کردہ اخبار میں اشاعت کے ذریعے متبادل خدمت بھی اپیل کنندہ سیٹ سابقہ تک نہیں پہنچ رہی ہے– ایک طرفہ فرمان اور حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے اپیل دائر کرنے کی درخواست سے آگاہ ہونے پر–ضلعی جج کی طرف سے اجازت دی گئی– واحد جج نے اسے کالعدم قرار دیا– اپیل پر: ضلعی جج کا یہ مؤقف درست تھا کہ اپیل کنندہ نے معلومات کی تاریخ سے 30 دن کے اندر ایک طرفہ حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے درخواست دائر کی تھی– ہائی عدالت نے اس میں مداخلت کرنے میں غلطی کی تھی– اپیل کنندہ ضلع جج کے سامنے پیش ہوا اور تحریری بیان دائر کیا–ضلعی جج مقدمے کو جلد از جلد نمٹائے۔

دیوانی اپیل کاعدالتی حد اختیار 1996: کی دیوانی اپیل نمبر13086۔

1995 کے سی آر پی نمبر 2566 میں مدراس عدالت عالیہ کے 7.12.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے آر موہن اور ٹی راجہ۔

جواب دہندہ کے لیے اے ٹی ایم سمپت اور بنام بالاجی

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے قابل مشورے سنے ہیں۔

اپیل کنندہ ضلعی منسیف عدالت، چیپار کی فائل پر او ایس نمبر 288 / 84 میں مدعا علیہ ہے۔ اپیل کنندہ کے خلاف 30 مارچ 1985 کو ایک طرفہ کاروائی کی گی۔ مدعا علیہ نے اپنے حق کے اعلان اور اپیل کنندہ کو مقدمے کی جائیداد میں مداخلت کرنے سے روکنے کے حکم نامے کے لیے مقدمہ دائر کیا، یعنی 2 ایکڑ اور 30 فیصد کی حد تک زمین۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ پر ذاتی خدمت متاثر نہیں ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عدالت نے اخبار میں اشاعت کے ذریعے متبادل سروس کو نافذ کرنے کی ہدایت کی ہے لیکن وہ بھی اپیل گزار تک نہیں پہنچی۔ 1990 میں ایک طرفہ فرمان اور حکم سے آگاہ ہونے پر، اپیل کنندہ نے حکم 9، قاعدہ 13، سی پی سی کے تحت اپنے معلومات کی تاریخ سے 30 دن کے اندر حکم اور حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے درخواست دائر کی۔ انہوں نے تاخیر کو معاف کرنے کے لیے حد بندی قانون کی دفعہ 5 کے تحت درخواست دائر کی۔ ضلعی جج نے تاخیر کو معاف کرتے ہوئے کہا کہ :

"میں درخواست گزار کی عرضیوں کو برقرار رکھتا ہوں کہ درخواست گزار کو کیس کا کوئی علم نہیں تھا اور نہ ہی وہ زیر التواء کیس سے واقف تھا اور اس لیے وہ علم کی تاریخ سے 30 دن کے اندر اس پٹیشن کو پیش کرنے کا حقدار ہے لہذا پٹیشن کی اجازت ہے۔"

مذکورہ حکم کے خلاف، مدعا علیہ نے معاملے پر نظر ثانی کی۔ قابل واحد جج نے ضلعی جج کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے عرضی کو منظور کر لیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل

مدعا علیہ کے فاضل وکیل سری سمپت نے دعوی کیا ہے کہ مدعا علیہ نے آرڈر 5 سی پی سی کے تحت دستیاب تمام اقدامات اٹھائے ہیں جن میں قاعدہ 20 اے، آرڈر 5 سی پی سی کے تحت متبادل سروس کے بذریعے خدمات انجام دینا بھی شامل ہے۔ لہذا، عدالت نے اپیل کنندہ کو ایک طرفی کاروائی کرنے اور ایک طرفی فرمان منظور کرنے میں درست تھا۔ فاضل ڈسٹرکٹ جج نے موجود پورے مواد کو دیکھنے کے بعد مندرجہ بالا نتیجے پر پہنچا کہ اپیل کنندہ کو نوٹس نہیں دیا گیا تھا اور اس لیے وہ گوشوارہ حد اختیار ایکٹ کے آرٹیکل 123 کے تحت درخواست دائر کرنے بذریعے حقدار تھا، جو معلومات کی تاریخ سے 30 دن ہے۔ اس کے مطابق، درخواست دائر کی گئی، حالانکہ اس میں 2015 دن کی تاخیر ہوئی۔ ان حالات میں، فاضل ضلعی جج کا یہ فیصلہ درست تھا کہ اپیل کنندہ نے معلومات کی تاریخ سے 30 دن کے اندر ایک طرفہ اپیل کو کالعدم قرار دینے کے لیے درخواست دائر کی تھی۔ عدالت عالیہ نے واضح طور پر ضلعی جج کے ذریعے منظور کردہ حکم میں مداخلت کرنے میں غلطی کی تھی۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور ضلع جج کے حکم کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ اپیل کنندہ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ 28 اکتوبر 1996 کو ضلعی جج کے سامنے پیش ہو اور اسے تحریری بیان بھی داخل کرنا چاہیے۔ قابل ضلعی جج کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مقدمے کو جلد از جلد نمٹائے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:16
I am the author of this document